سوال

(03) تجارتی مال کی زکوۃ کی قیمت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تجارتی مال کی زکوۃ کےلئے اس کی خرید قیمت سے نصاب کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کی موجودہ قیمت سے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مال تجارت کی زکوۃ کےلئے نصاب میں اس کی خرید کی قیمت لحاظ نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی موجودہ قیمت کا لحاظ کیا جائے گا۔ اورجس دن مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر ہوجائے اس دن سے جب اس پر پورا اس سال گذرے تب اس میں زکوۃ واجب الادا ہوگی۔ ابن ماجہ مع السندی 1/281 میں مرفوعا مروی ہے :

«لَا زَکَاۃَ فِي مَالٍ حَتَّی یَحُولَ عَلَیۡهِ الۡحَوۡلُ» قال البوصیری فی الزوائد : اسنادہ ضعیف لضعف حارثہ بن محمد وہوابن ابی الرجال وارواہ الترمذی من حدیث ابن عمر مرفوعا وموقوفا ولفظہ : من استفاد مالا فلا زکوۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول قال الترمذی الموقوف اصح قال الخرقی فی مختصرہ : ومن کانت لہ سلعۃ للتجارۃ ولایملک غیرہا وقیمتہا دون مائتی درہم فلا زکوۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول من یوم ساوت مائتی درہم انتہی

وَجُمۡلَتُهُ ذٰلِکَ أَنَّهُ یُعۡتَبَرُ الۡحَوۡلُ فِي وُجُوبِ الزَّکَاۃِ فِي مَالِ التِّجَارَۃِ، وَلَا یَنۡعَقِدُ الۡحَوۡلُ حَتَّی یَبۡلُغَ نِصَابًا، فَلَوۡ مَلَکَ سِلۡعَۃً قِیمَتُهَا دُونَ النِّصَابِ، فَمَضَی نِصۡفُ الۡحَوۡلِ وَهِيَ کَذٰلِکَ، ثُمَّ زَادَتۡ قِیمَۃُ النَّمَاءِ بِهَا أَوۡ تَغَیَّرَتۡ الۡأَسۡعَارِ فَبَلَغَتۡ نِصَابًا، أَوۡ بَاعَهَا بِنِصَابٍ، أَوۡ مَلَکَ فِي أَثۡنَاءِ الۡحَوۡلِ عَرۡضًا آخَرَ، أَوۡ أَثۡمَانًا تَمَّ بِهَا النِّصَابُ، ابۡتَدَأَ الۡحَوۡلَ مِنۡ حِینَئِذٍ فَلَا یَحۡتَسِبُ بِمَا مَضَی وَهٰذَا قَوۡلُ الثَّوۡرِيِّ، وَأَهۡلِ الۡعِرَاقِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَإِسۡحَاقَ، وَأَبِي عُبَیۡدٍ، وَأَبِي ثَوۡرٍ، وَابۡنِ الۡمُنۡذِرِ (لابن ابی قدامہ جلد 3 ص 59)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 37

محدث فتویٰ